REGD. No. L. 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۵ھ

قیمت فی پرچہ ۱؍

جلد ۴۵/۱۰ | ۳ ہجرت ۱۳۳۵ ہش | ۳ مئی ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۰۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کیلئے دعائیں جاری رکھیں

پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مری سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت کے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ ارسال فرماتے ہیں:

"کل بتاریخ ۲۷ اپریل حضور جمعہ پڑھانے کے بعد عصر کی نماز سے فارغ ہو کر موٹر کار پر گھوڑا گلی تک سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔

آج مورخہ ۲۸ اپریل کو بھی حضور کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرائیں۔ اور بعض خدام کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ جوں جوں موسم بہتر ہو رہا ہے۔ حضور کی طبیعت پر اس کا اچھا اثر پڑ رہا ہے۔ کل اتوار ہے۔ اس لئے کل بعض دوست پنڈی سے بھی ملاقات کے لئے تشریف لائیں گے۔"

حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کی رپورٹ ارسال کرتے ہوئے مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اپنے خط محررہ ۳۰ اپریل میں تحریر کرتے ہیں۔

"حضور فرماتے ہیں کہ یہاں آکر سردی زیادہ لگنے کی وجہ سے طبیعت خراب ہوگئی تھی۔ مگر بعد میں خدا کے فضل سے طبیعت اچھی ہوگئی۔ اب کل رات سے پھر اسہال شروع ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے طبیعت بہت خراب ہوگئی ہے۔ اور سردی لگ رہی ہے۔ میں تفسیر کا کام کر رہا ہوں۔ کچھ کام ہوا ہے۔ اور بہت سا ابھی باقی ہے۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ حضور اقدس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ تا کہ حضور قرآن پاک کی تفسیر کے کام کو جلد پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ اور دیگر جماعتی امور میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ

کوہ مری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ڈاک کا پتہ حسب ذیل ہے۔

"خیبر لاج" مری

سرحدی حادثات کے متعلق مصر اور اسرائیل میں سمجھوتہ ہوگیا۔

سرحد کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے گشتی دستے مقرر کرنے کی تجویز

بیت المقدس ۲ مئی۔ اقوام متحدہ کے ایک اعلان کے مطابق کل مصر اور اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کی حد مقرر کرنے اور اس پر سختی سے عمل کرنے کے متعلق سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتہ کو اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ڈاگ ہیمر شولڈ کی گذشتہ کوششوں کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ مسٹر ہیمر شولڈ گزشتہ کئی دنوں سے عرب ممالک اور اسرائیل کے لیڈروں سے اس سلسلہ میں بات چیت کر رہے تھے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر شولڈ نے مصر اور اسرائیل کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ غازہ کی سرحد پر جنگ غیر مشروط طور پر بند کر دی جائے۔ اس معاہدہ کی شرائط میں غازہ کی سرحد کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے پہرہ داروں کی چوکیوں کا قیام بھی شامل ہے۔ اور اگر ضرورت محسوس کی گئی۔ تو ان چوکیوں کے علاوہ اقوام متحدہ کے گشتی دستے بھی مقرر کر دیئے جائیں گے۔

ربوہ سٹیشن پر چناب ایکسپریس کے مسافروں کے لئے ٹھنڈے پانی

اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کا انتظام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے ایک معقول رقم کی ترسیل

ربوہ یکم مئی۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رمضان کے مہینے میں ربوہ کے ریلوے سٹیشن پر چناب ایکسپریس کی سواریوں کو ٹھنڈا پانی اور دیگر ضروریات مہیا کرنے کے لئے مری سے ایک معقول رقم بھجوائی ہے۔ جو انشاء اللہ صدر عمومی اور خدام الاحمدیہ کے ذریعہ خرچ کی جائے گی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲۶ اپریل کے دن سے جبکہ چناب ایکسپریس کا انجن ربوہ میں بگڑ گیا تھا خدمت خلق کا یہ سلسلہ خدا کے فضل سے برابر جاری ہے۔ چناب ایکسپریس مغرب کے معاً بعد ربوہ پہنچتی ہے۔

مسٹر سی ایس خان تا حال سروس میں ہیں

سینئر سول جج لاہور کا فیصلہ

لاہور یکم مئی۔ سینئر سول جج لاہور نے نارتھ ویسٹرن ریلوے کے سابق چیف کمرشل منیجر مسٹر سی ایس خان کی اس مضمون کی ڈیکلیریشن ڈگری دے دی ہے کہ ان کو ملازمت سے سبکدوش کرنے سے متعلق ڈائرکٹر جنرل ریلویز کا حکم غیر قانونی خلاف قاعدہ کالعدم اور غیر موثر ہے۔ مسٹر سی ایس خان کو حکم مجریہ ۱۹ اگست ۱۹۵۳ء کے تحت ملازمت سے سبکدوش کر دیا گیا تھا۔

فیصلہ میں لکھا ہے کہ مستغیث مذکورہ حکم کے باوجود اب بھی وزارت مواصلات کی ملازمت میں ہے۔

مصر اور اردن میں فوجی معاہدے کی بات چیت

قاہرہ ۲ مئی۔ ایک اطلاع کے مطابق حکومت مصر اور اردن کے فوجی وفود کے درمیان ایک معاہدے کے متعلق بات چیت جاری ہے۔ اس معاہدے کا مقصد یہ ہے کہ اگر اسرائیل مصر اور اردن میں سے کسی ایک پر حملہ کرے۔ تو دونوں ملک مل کر اس کا مقابلہ کریں۔

سہروردی بون پہنچ گئے

بون ۲ مئی۔ پاکستان کی قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے لیڈر مسٹر حسین شہید سہروردی کل یہاں پہنچے۔ آپ تین یا چار روز تک یہاں قیام کریں گے۔ آپ مغربی جرمنی کے زعماء سے مختلف سیاسی مسائل پر بات چیت کریں گے۔ اور غالباً چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر سے بھی ملاقات کریں گے۔

سحر و افطار

تاریخ	سحری	افطار
۳۰ رمضان المبارک	—	۶ بجکر ۵۲ منٹ
۳۱	۳ بجکر ۵۲ منٹ	۶ بجکر ۵۲ منٹ

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ رمئی ۱۹۵۶ء

مذہب اور سائنس
(۵)

ہم نے جناب حکیم یورش کے مراسلہ سے کل جو طویل حوالہ نقل کیا تھا اس سے واضح ہوتا ہے۔ کہ حکیم صاحب اس نظریہ کے قائل ہیں کہ "شعور مادے کے پیچیدہ ارتقائی عمل کا منطقی نتیجہ ہے۔ شعور تعلیم کی طرح اکتسابی چیز ہے۔ جو محنت۔ مشاہدہ۔ تجربہ اور مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے۔"

"قوت کو مادے سے الگ یا مادہ کی نفی سے قوت کا اثبات وہ لوگ کرتے ہیں۔ جو شعور انسانی کو کوئی الہامی یا وہبی شے باور کرانے میں مصر ہیں۔ حالانکہ شعور مادے کے پیچیدہ ارتقائی عمل کا منطقی نتیجہ ہے۔ شعور تعلیم کی طرح اکتسابی شے ہے۔ جو محنت مشاہدہ۔ تجربہ اور مطالعہ سے حاصل ہوتا ہے۔ شعور کے جس طرح پانچ جز خارجی ہیں۔ اسی طرح پانچ قاصد داخلی ہیں۔ مثلاً متخیلہ وجدان تحت الشعور ذہن اور حافظہ لیکن شعور کے داخلی اعضاء معطل ہو جاتے ہیں۔ اگر خارجی روابط کے عمال وحواس خمسہ اپنا عمل بے عملی میں تبدیل کر دیں۔ حواس خمسہ مادی ماحول کی موجودگی میں اپنا اظہار کر سکتے ہیں۔ لہٰذا جہاں مادہ نہیں ہوگا۔ وہاں حواس نہیں ہوں گے۔ جہاں حواس نہیں ہوں گے۔ وہاں شعور نہیں ہوگا۔ جہاں شعور نہیں ہوگا۔ وہاں ... کی روحانی دنیا ہوگی۔ جو شے غیر مادی ہوگی۔ وہ غیر شعور ہوگی۔ اس لئے کہ شعور حرکت کا نتیجہ ہے۔ جہاں حرکت نہ ہوگی۔ وہاں زندگی کی نفی ہوگی۔ اور زندگی مادے کے مایۂ خمیر میں داخل ہے۔ اور اس کی اپنی تخلیق ہے۔ مادے کا کوئی خالق نہیں۔ مادہ قدیم ہے۔ اس لئے کہ وقت بغیر مادے کے اپنا کوئی وجود نہیں رکھتا۔ اس لئے جس سمے وقت موجود تھا۔ تو مادہ بھی موجود تھا۔ وقت چونکہ قدیم ہے۔ اس لئے مادہ قدیم ہے۔"

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۱۵ راپریل ۵۶ء)

اس سے حکیم صاحب یہ نتیجہ نکالتے ہیں۔ کہ "مادے کا کوئی خالق نہیں۔ مادہ قدیم ہے۔"

اس کی وجہ آپ یہ بیان کرتے ہیں۔

"اس لئے کہ وقت بغیر مادے کے اپنا کوئی وجود نہیں رکھتا۔ اس لئے جس سمے وقت موجود تھا۔ تو مادہ بھی موجود تھا۔ وقت چونکہ قدیم ہے۔ اس لئے مادہ قدیم ہے"

حکیم صاحب نے وقت کے قدیم ہونے کی کوئی دلیل نہیں دی۔ یہ درست ہے۔ کہ وقت کا احساس بغیر مادہ کے تغیرات کے ہم کو نہیں ہو سکتا۔ اور اس لئے یہ تو درست ہے۔ کہ وقت کی صلاحیت احساس بھی اسی وقت سے موجود ہے۔ جب سے مادہ موجود لیکن یہ کہنا کہ چونکہ وقت قدیم ہے۔ اس لئے مادہ بھی قدیم ہے۔ اور اس لئے مادہ کا کوئی خالق نہیں۔ ایک ایسا استدلال ہے۔ جس کی کوئی بنیاد حکیم صاحب پیش نہیں کر سکتے۔ وقت "قدیم ہے" یہ محض بعض سائنسدانوں کا ایک ایسا مفروضہ ہے۔ جس کی توضیح وہ نہیں کر سکے۔ پھر خود "قدیم" کا تصور بھی محض ایک مفروضہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

ہمارا مطلب یہ ہے۔ کہ ایسے مفروضات پر بنیاد رکھ کر جو بے اصل ہو سکتے ہیں۔ کوئی مادہ اور مادہ کے متعلقات کے غیر مخلوق ہونے کا حکم کس طرح لگایا جا سکتا ہے۔ یہ درست ہے۔ کہ حکیم صاحب وقت کا تصور بغیر مادہ کے نہیں کر سکتے۔ لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ ہستی بھی جو

لیس کمثلہ شیء

کی مصداق ہے۔ وہ بھی حکیم صاحب کی طرح ہی کسی چیز کا تصور کرتی ہے۔ جو سائنسدان حکیم صاحب کی طرح عقل کے چکرا جاتے ہیں۔ وہ تو اس حد تک ہی آ کر رک جاتے ہیں۔ لیکن عقلمند سائنسدان قدرت کا یہ پر حکمت کارخانہ دیکھ کر اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ جہاں انسانی عقل تھک جاتی ہے۔ اور قدرت کی حکمتوں کی کنہ معلوم نہیں کر سکتی۔ اس کے آگے ضرور کوئی ایسا عالم ہے۔ جس کو ہمارے حواس بلکہ ہمارے خیال بھی خود بخود چھو نہیں سکتے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار۔

یعنی انسانی حواس ظاہری اور باطنی اس کو پا نہیں سکتے۔ بلکہ وہ خود اپنے تئیں ان پر ظاہر کرتا ہے۔ اس سے حکیم صاحب کن وجوہات کی بناء پر انکار کر سکتے ہیں۔ جس کو حکیم صاحب "قدیم" کہتے ہیں۔ وہ کیا ہے؟ کیا حکیم صاحب "قدیم" کا ما لہ وما علیہ بیان کر سکتے ہیں؟ قدیم کا لفظ وہ محض اپنی دسترس کی کوتاہی کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جہاں ان کا مادی متخیلہ اور تصور کام نہیں کر سکتا۔ وہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ یہ "قدیم ہے"۔ کیا یہ درست نہیں ہے۔ کیا اس سے زیادہ کوئی تعریف "قدیم" کی آپ کر سکتے ہیں؟ جہاں "لا تدرکہ الابصار" کا معاملہ ہوتا ہے۔ وہاں حکیم صاحب اور آپ کے رفیقانِ فکر "قدیم" کہہ کر چھٹکارا حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

حکیم صاحب بے شک وقت کو بھی مادہ کا ہی ایک مظاہرہ کہہ لیں۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔ لیکن جب آپ وقت کو قدیم اور اس لئے مادہ کو بھی قدیم کہتے ہیں۔ تو حکیم صاحب در اصل سوا اس کے کچھ بھی نہیں کہتے۔ کہ ان کا علمی جہاد اس چٹان سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گیا ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا اقرار کرتے ہیں۔

لا تدرکہ الابصار

یعنی اللہ تعالیٰ کی وہ ذات ہے۔ جہاں آپ کا مادی متخیلہ اور مادی تصور فیل ہو جاتا ہے۔

مادہ کی دسترس کے متعلق حکیم صاحب نے جو کچھ کہا ہے۔ کہ شعور اس سے پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ اکتسابی ہے۔ (الی حدہ) ہم سب کو صحیح تسلیم کر لیتے ہیں۔ لیکن ہم عرض کرتے ہیں۔ کہ عین جہاں ان کی مادی دنیا ختم ہوتی ہے۔ اور وہ "قدیم" میں چھلانگ لگاتے ہیں۔ وہاں ہی وہ ہستی موجود ہے۔ جس کے متعلق قرآن کریم میں لا تدرکہ الابصار آیا ہے۔

جیسا کہ حکیم صاحب نے فرمایا ہے۔ یہ درست ہے۔ جیسا کہ ہم نے مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حوالہ سے واضح کیا ہے۔ کہ شعور انسانی کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو باہر سے آتی ہے۔ وہ بیج کی صلاحیتوں کی طرح مادہ ہی میں موجود ہوتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کس طرح جائز ہے کہ کچھ بھی الہامی نہیں۔ کوئی چیز بھی وہبی نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے صرف یہ نہیں فرمایا۔ "لا تدرکہ الابصار" بلکہ آگے اس نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ

وھو یدرک الابصار

یعنی صرف یہی نہیں۔ ہمارے حواس ظاہری و باطنی اس کو نہیں پا سکتے۔ بلکہ یہ بھی حقیقت ہے۔ کہ اگر وہ چاہے۔ تو وہ ہمارے ظاہری و باطنی حواس پر اپنا ظہور کر سکتا ہے۔ یہی وہ چیز ہے۔ جس کو الہامی و وہبی کہہ سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض اسلامی مفکرین نے نبوت کو بھی ایک انسانی ملکہ کہا ہے۔ جیسا کہ زمانہ حال میں سر سید مرحوم اور مودودی صاحب سمجھتے ہیں۔ مگر وہ یہ غلطی کرتے ہیں۔ کہ الٰہی پیغام وصول کرنے کی صلاحیتوں کو ہی "نبوت" سمجھتے ہیں۔ حالانکہ نبوت وہ چیز یا پیغام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ اپنی "وھو یدرک الابصار" والی قوت سے کام لے کر اپنے منتخبہ انسان کو دیتا ہے۔ جو مادی دنیا کے باہر سے جہاں وہ ذات پاک ہے۔ آتا ہے وہ ذات جو وسع کرسیہ السموات والارض ہے۔ جو علی العظیم ہے۔ جس کو ہم حکیم صاحب کی اصطلاح میں "قدیم" بھی کہہ سکتے ہیں۔ جہاں سے وہ وقت کو اور مادہ مع متعلقات کو خلق کرتا ہے۔ جہاں سے وہ حکیم صاحب کے سینہ میں بائیں طرف ایک ایسا مادہ کا لوتھڑا رکھتا ہے۔ جس سے خون لانے والی اور لے جانے والی نہروں کا محیر العقول وہ جال نکلتا ہے۔ جو ان کے جسم کے پوٹے پوٹے میں پھیل کر ہر لحظہ ان کی مادی ہیئت کو بدلتا رہتا ہے۔ جس سے ان کے حواس ظاہری اور باطنی پرورش پاتے ہیں۔ اور ان کا شعور زیادہ سے زیادہ نکھرتا رہتا ہے۔

جیسا کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرماتے ہیں:۔

"غرض جب تک خود خدا تعالیٰ اپنے موجود ہونے کو اپنے کلام سے ظاہر نہ کرے۔ جیسا کہ اس نے اپنے کلام سے ظاہر کیا۔ تب تک صرف کام کا ملاحظہ تسلی بخش نہیں ہے۔ مثلاً اگر ہم ایک ایسی کوٹھڑی کو دیکھیں جس میں یہ بات عجیب ہو۔ کہ اندر سے کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ تو اس فعل سے ہم ضرور اول یہ خیال کریں گے۔ کہ کوئی انسان اندر ہے۔ جس نے اندر سے زنجیر کو لگایا ہے۔ کیونکہ باہر سے اندر کی زنجیروں کو لگانا غیر ممکن ہے۔ لیکن جب ایک مدت تک بلکہ برسوں تک باوجود بار بار آواز دینے کے اس انسان کی طرف سے کوئی آواز نہ آوے۔ تو آخر یہ رائے ہماری کہ کوئی اندر ہے بدل جائے گی۔ اور یہ خیال کریں گے۔ کہ اندر کوئی نہیں۔ بلکہ کسی حکمت عملی سے اندر کی کنڈیاں لگائی گئی ہیں۔ یہی حال ان فلاسفروں کا ہے۔ جنہوں نے صرف فعل کے مشاہدہ پر اپنی معرفت کو ختم کر دیا ہے۔ یہ بڑی غلطی ہے۔ جو خدا کو ایک مردہ کی طرح سمجھا جائے۔ جس کو قبر سے نکالنا صرف انسان کا کام ہے۔ اگر خدا ایسا ہے جو صرف انسانی کوشش نے اس کا پتہ لگایا ہے۔ تو ایسے خدا کی نسبت ہماری سب امیدیں عبث ہیں۔ بلکہ خدا تو وہی ہے۔ جو ہمیشہ سے اور قدیم سے آپ انا الموجود کہہ کر لوگوں کو اپنی طرف بلاتا رہا ہے۔ یہ بڑی گستاخی ہوگی۔ کہ ہم ایسا خیال کریں۔ کہ اس کی معرفت میں انسان کا احسان اس پر ہے۔ اور اگر فلاسفر نہ ہوتے۔ تو گویا وہ گم کا گم ہی رہتا۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۹)

الغرض انسانی شعور وغیرہ اس معنی میں الہامی اور وہبی نہیں۔ کہ وہ کہیں باہر سے نازل ہوتے ہیں۔ وہ تو مادہ ہی کے اندر سے پیدا ہوتے ہیں۔ البتہ انبیاء علیہم السلام اور اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کو جو شعور سے بالا علم حاصل ہوتا ہے۔ وہ الہام اور

ایک دوست کے سوال کا مختصر جواب

کیا غیر مسلموں کی دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں؟

کیا دوسری قومیں بھی خدائی نشانوں کا مظہر بن سکتی ہیں؟

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی۔

ایک دوست نے خط کے ذریعہ ایک سوال لکھ کر مجھ سے اس سوال کا جواب مانگا ہے۔ سوال یہ ہے کہ امریکہ کے مشہور و معروف رسالہ "ریڈرز ڈائیجسٹ" کے جنوری نمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں فرانس اور سپین کی سرحد پر واقع ایک چشمہ لورڈز نامی کے بعض غیر معمولی واقعات درج ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس چشمہ پر عیسائی لوگ دور دراز علاقوں سے آکر پادریوں کی دعاؤں کے ساتھ غسل کرتے اور مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا پاتے ہیں اور گو بہت سے مریض شفایاب نہیں بھی ہوتے۔ مگر دعوے کیا جاتا ہے کہ شفا پانے والوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ نہ صرف پادریوں کی ایک معقول تعداد بلکہ ماہر ڈاکٹروں اور سائنس دانوں کی ایک معتدبہ جماعت بھی ان واقعات کی تصدیق کرتی ہے۔ اس مضمون کی طرف توجہ دلانے کے بعد ہمارے یہ دوست دریافت کرتے ہیں کہ جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اس زمانہ میں اسلام ہی خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے اور مسلمان ہی خدائی نشانوں کے مظہر ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ عیسائیوں اور دوسری قوموں میں بھی قبولیت دعا اور رحمت الٰہی کے نزول کے واقعات پائے جاتے ہیں۔ اس طرح تو اسلام کی صداقت اور اس کی امتیازی علامت مشکوک ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ وہ سوال ہے جو ہمارے اس دوست نے کیا ہے۔ مگر چونکہ اس سوال کا تفصیلی جواب بادہ فرصت اور زیادہ صحت چاہتا ہے اور میں آجکل اچھی صحت سے محروم ہوں اس لئے میں اس جگہ اس سوال کے تاریخی پہلو کی چھان بین سے قطع نظر کرتے ہوئے نہایت اختصار اور اجمال کے ساتھ دو ایک اصولی باتیں لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ میرے ان اجمالی اشارات پر غور کرنے سے سمجھدار دوست انشاءاللہ اس بظاہر الجھن والے معاملہ میں دلی تسلی اور تسبی اطمینان کا سامان پا سکیں گے۔ وما توفیقی الا باللہ العظیم۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ جیسا کہ واقف کار لوگ جانتے ہیں بعض چشموں میں قدرتی طور پر ایسے کیمیاوی اجزا پائے جاتے ہیں۔ جو بعض خاص قسم کی بیماریوں کو اچھا کرنے اور شفا دینے کی نمایاں خاصیت رکھتے ہیں۔ چنانچہ بعض پانیوں میں گندھک کی آمیزش ہوتی ہے۔ اور بعض میں مائیکا ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اور بعض میں کلورین کا اختلاط ہوتا ہے اور بعض میں اور اور قسم کے نمکیات کی ملاوٹ ہوتی ہے۔ اور بعض میں ایک سے زیادہ اجزاء کا خمیر ہوتا ہے اور جس طرح مختلف قسم کی دوائیاں مختلف قسم کی بیماریوں کو شفا دینے کی اہلیت رکھتی ہیں۔ اسی طرح ایسے چشموں میں بھی یہ قدرتی تاثیر ہوتی ہے۔ کہ ان میں نہانے والا یا ان کا پانی پینے والا مختلف قسم کی بیماریوں سے شفا پا جاتا ہے۔ اور یہ قدرت کا ایک عام فعل ہے۔ جس سے کوئی واقف کار شخص انکار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ بائبل سے ثابت ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بھی فلسطین کے ملک میں ایک ایسا تالاب ہوتا تھا۔ جس میں نہانے سے کئی قسم کی بیماریوں کو شفا ہو جاتی تھی۔ پس اگر فرانس اور سپین کی سرحد پر بھی اس قسم کا کوئی قدرتی چشمہ ظاہر ہو کر مختلف قسم کے بیماروں کو شفا دیتا ہو تو ہرگز تعجب کی بات نہیں اور نہ اس میں مسیحی لوگوں کے لئے کوئی فخر کی بات ہے۔ ایسے قدرتی چشمے پاکستان اور ہندوستان کے بعض حصوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ جن میں بعض خاص قسم کی بیماریوں خصوصاً جلدی بیماریوں کو اچھا کرنے کی نمایاں تاثیر پائی جاتی ہے۔ اور کوئی دانا شخص انہیں اپنے یا کسی دوسرے مذہب کا معجزہ بنا کر مشتہر نہیں کرتا پھرتا۔ اور فرانس کے مذکورہ بالا چشمہ کا یہ پہلو کہ اس میں نہا کر بعض بیمار اچھے ہو جاتے ہیں اور بعض اچھے نہیں ہوتے۔ اس کی اس حقیقت کو اور بھی زیادہ نمایاں کر رہا ہے کہ اس کا اثر عام دوائیوں کی طرح ہے جو کبھی نشانہ پر بیٹھتی ہیں۔ اور کبھی خطا بھی کر جاتی ہیں۔

اس سوال کا دوسرا اور اصولی جواب یہ ہے کہ گو یہ درست ہے کہ اس زمانہ میں اسلام ہی خدا کی طرف سے سچا مذہب ہے اور دوسرے مذاہب محرف و مبدل ہو کر یا اپنا وقت گزار کر یا آؤٹ آف ڈیٹ out of date ہو کر زندگی کی روح کو کھو چکے اور خدائی نصرت سے محروم ہو چکے ہیں۔ مگر باوجود اس کے ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں کہ دوسری قومیں دعا کی قبولیت اور خدا کی رحمت کے حصول سے کلی طور پر محروم ہیں۔ اسلام کا خدا تو رب العالمین (یعنی تمام قوموں اور تمام زمانوں کا خدا) ہونے کا مدعی ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اگر وہ دوسری قوموں کے تعلق سے بالکل ہی کٹ چکا ہو تو وہ رب العالمین نہیں کہلا سکتا۔ اس کا رب العالمین ہونا اس بات کا متقاضی ہے کہ کبھی کبھی اس کی وسیع رحمت کا چھینٹا دوسری قوموں پر بھی پڑتا رہے اور وہ اس کی رحمت سے کلی طور پر منقطع نہ ہو جائیں۔ نیز اسلئے بھی ضروری ہے کہ تا دوسری قوموں میں خدائی روحانی چاشنی کا احساس موجود رہے۔ اور وہ اس کوچہ سے بالکل ہی نابلد نہ ہو جائیں۔ اور تا وہ سچے مذہب کی شناخت اور خدائی نصرت کی علامات کو پہچان کر صداقت کی طرف رہنمائی پا سکیں اور ان کے لئے سبب سے مسبب کی طرف جانے کا رستہ کھلا رہے اس حقیقت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی مشہور و معروف تصنیف حقیقۃ الوحی کے شروع میں بڑی تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا ہے۔ جہاں حضور لکھتے ہیں۔ کہ گو کثرت الہامات اور کثرت اظہار علی الغیب اور کثرت نزول رحمت سے صرف انبیاء کا پاک گروہ ہی مشرف ہوتا ہے۔ لیکن اپنی رحمت کی علامات سے روشناس رکھنے اور اپنے رب العالمین ہونے کے ثبوت کے طور پر اللہ تعالےٰ کبھی کبھی دوسرے لوگوں کو بھی سچی خوابیں دکھا دیتا اور کبھی کبھی سچے الہاموں سے مشرف فرماتا ہے۔ حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہاں تک لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ کبھی ایک فاسق فاجر کو بھی سچا الہام ہو جائے یا کبھی اس کی مضطربانہ دعا قبولیت کو پہنچ جائے یا کبھی وہ اپنی ذات یا اپنے عزیزوں میں کوئی خدائی رحمت کا نشان دیکھ لے وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ہمارے ماموں جان مرحوم حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے اپنی لطیف کتاب آپ بیتی میں ایک ہندو بنئے اور اس کی بیوی کا واقعہ لکھا ہے۔ کہ کس طرح اللہ تعالےٰ نے ان کی دردمندانہ چیخ و پکار کو سنکر انہیں انتہائی مایوسی کی حالت میں اولاد کی نعمت سے نوازا۔

باقی رہا یہ سوال کہ اگر دنیا پرست قوموں بلکہ باطل مذاہب کے ماننے والوں کی دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں۔ اور ان کو بھی سچے خوابوں اور خدائی رحمت کے نشانوں سے حصہ مل سکتا ہے۔ تو پھر اسلام کی خصوصیت کیا رہی اور حق و باطل میں کونسا فرق باقی رہا؟ تو اس کا جواب اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ یہ فرق دو عظیم الشان امتیازی نشانوں سے

مری میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی مصروفیات

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔

مری ۲۸ راپریل۔ آج حضور اقدس نے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور اس کے بعد قریباً ۱½ گھنٹہ تک احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ قریباً چھ بجے کار پر سیر کے لئے تشریف لے گئے اور افطاری سے پہلے واپس تشریف لے آئے۔

۲۹ راپریل۔ آج چند غیر احمدی معزز دوست حضور اقدس سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ حضور نے ۱½ گھنٹہ تک ان سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد حضور نے تھوڑی دیر قرآن مجید کی تفسیر کا کام کرایا۔

نماز ظہر کے لئے حضور تشریف لائے۔ مگر ملاقاتوں کی کوفت کے باعث نماز کے بعد دوستوں میں تشریف نہیں رکھ سکے۔ جو دوست راولپنڈی سے حضور اقدس کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے نماز کے بعد حضور اقدس سے مصافحہ کیا۔ اور مختصر گفتگو کی۔ نماز عصر کے لئے حضور اقدس تشریف نہیں لا سکے۔

ذریعہ پھر بھی قائم رہتا ہے اور یہ امتیازی نشان اتنے روشن اور اتنے نمایاں ہیں کہ کوئی دانا شخص ان سے انکار کی جرأت نہیں کر سکتا۔ پہلا امتیازی نشان درجہ کے فرق سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی جہاں سچے مذہب کے سچے متبعین میں دُعا کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نزول کے نشانات بہت زیادہ کثرت اور بڑی شان و شوکت سے رونما ہوتے ہیں۔ وہاں دوسروں میں اس روحانی نعمت کا وجود بہت کم تعداد میں اور نسبتاً بہت ادنیٰ حالت میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے مثلاً سو روپے کا مالک بھی دولت رکھنے والا سمجھا جاتا ہے۔ اور لاکھ روپے کا مالک بھی دولتمند کہلاتا ہے۔ کیونکہ علم اقتصادیات کی رو سے سو روپیہ اور لاکھ روپیہ دونوں دولت ہیں مگر دونوں میں قلت اور کثرت کی بناء پر فرق اتنا ظاہر و نمایاں ہے کہ کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی اس میں شبہ نہیں کر سکتا۔ پس پہلا فرق تو درجہ کا فرق ہے کہ جہاں ایک حقیقی طور پر خدا رسیدہ انسان دعاؤں کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نزول میں گویا آسمان کا روشن ستارا بن جاتا ہے۔ وہاں اس کے مقابل پر ایک دنیا دار جو استثنار کے رنگ میں محض قلیل طور پر اس انعام پاتا ہے۔ وہ ایک معمولی لالٹین سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ پس ظاہری اشتراک کے باوجود دونو کا فرق ظاہر و عیاں ہے۔

دوسرا فرق بالمقابل اقتدار سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی باوجود اس کے کہ ہر دو فریق میں کم و بیش دعا کی قبولیت اور خدائی رحمت کے نشانوں کا وجود پایا جاتا ہے۔ مگر جب بھی وہ ایک دوسرے کے مقابل پر آتے ہیں۔ تو فرعون کے جادوگروں کی طرح (جو بظاہر اپنے فن میں ماہر تھے) باطل پرستوں کا سحر خاک ہو کر اڑ جاتا ہے۔ بے شک فرعون کے ساحروں کے پاس بھی ایک قسم کا چلتا ہوا جادو موجود تھا۔ جس نے شروع میں دیکھنے والوں کے دلوں بلکہ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں بھی خوف کی کیفیت پیدا کر دی۔ مگر جب حضرت موسیٰ نے خدائی طاقت اور خدائی معجز نمائی سے اپنا ہاتھ چلایا۔ تو ان ساحروں کا جادو جھاگ کی طرح بیٹھ کر ختم ہو گیا۔ یہ اقتدار والا فرق اتنا ظاہر و باہر ہے کہ ایک اندھا بھی اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ یہ وہ چیز ہے جو كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِي کے دائمی وعدہ کے مطابق ہر نبی کے زمانہ میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے اس لطیف شعر میں اشارہ فرماتے ہیں کہ:۔

قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت
اُس بے نشاں کی چہرہ نمائی یہی تو ہے
جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

اور دوسری جگہ فرماتے ہیں:۔

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنے والی ہے
خدا کے پاک بندے دوسروں پر ہوتے ہیں غالب
مری خاطر خدا سے یہ علامت آنے والی ہے

خلاصہ کلام یہ کہ اسلام سے باہر دوسری قوموں اور دوسرے مذہبوں میں دعا کی قبولیت یا خدائی رحمت کے نزول کا وجود پایا جانا ہرگز یہ ثابت نہیں کرتا کہ وہ نعوذ باللہ اسلام کے مقابل پر سچے ہیں۔ بلکہ اس سے صرف اور صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ خدا رب العالمین اور اس کی ربوبیت کی وسعت اسباب کی متقاضی ہے کہ ہر قوم بہ قدر مراتب اس کی وسیع رحمت سے حصہ پائے۔ تاکہ نہ صرف عام مخلوق کے ساتھ خدا کی خدائی کا تعلق قائم رہے۔ بلکہ یہ تعلق لوگوں کے دلوں میں خدائی رحمت کی شناخت کے لئے ایک علامت کا بھی کام دے۔ جس سے وہ حق کی طرف راہ پانے میں مدد حاصل کریں۔ باقی رہا اسلام اور دوسرے مذاہب میں فرق اور مابہ الامتیاز کا سوال سو جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ یہ فرق دو طرح سے قائم ہوتا ہے۔ اول درجہ کے لحاظ سے یعنی جہاں ایک مذہب روحانی دولت میں امیر کبیر ہوتا ہے۔ وہاں دوسرا گویا پیسہ پیسہ گننے والا گداگرانہ پوشش فقیر جسے یہ نعمت محض طفیلی رنگ میں حاصل ہوتی ہے۔ دوسرے بالمقابل اقتدار کا فرق ہے کہ جہاں جہاں بھی اور جب جب بھی ایسی دو قوموں کا باہم مقابلہ پیش آتا ہے۔ وہاں لازماً سچا مذہب غالب آتا ہے۔ اور جھوٹا مذہب دُم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت موسےٰ کے مقابلہ پر فرعون کے جادوگر مغلوب ہوئے یا جیسا کہ حضرت مسیح ناصری کی معجز نمائی کے مقابلہ پر فریسیوں اور صدوقیوں کی نام نہاد روحانی طاقت نے منہ کی کھائی یا جیسا کہ حضرت سرور کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی کے مقابلہ پر یہودیوں کا سحر اور دیگر اقوام عالم کا طلسم خاک میں مل گیا یا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابل پر ڈوئی کی مزعومہ قدرت نمائی اور لیکھرام کی باطل تعلّی جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔ یا جیسا کہ خدا کے فضل سے اب بھی جو مدعی بھی اسلام اور احمدیت کے مقابل پر کھڑا ہوگا۔ وہ انشاء اللہ روحانی طور پر مغلوب و مقہور ہوگا۔ و ذالک تقدیر العزیز العلیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم

نوٹ۔ یہ مختصر سا مضمون میں نے صرف دعاؤں کی قبولیت اور نشانہائے رحمت کے سوال کے متعلق اصولی رنگ میں لکھا ہے۔ ورنہ اسلام کی صداقت میں بے شمار دوسرے شواہد بھی موجود ہیں جن کے ذکر کی اس جگہ ضرورت نہیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۲۹ اپریل ۱۹۵۶ء)

دفتر نظارت امور خارجہ کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی ضرورت

نظارت مذکورہ بالا اب چونکہ ایک علیحدہ ادارہ کی صورت میں قائم ہو چکی ہے (اس سے قبل نظارت امور عامہ کے ساتھ ہی ملحق تھی) اس لئے اس کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی ضرورت ہے۔ کم از کم تعلیم میٹرک اور ٹائپ کر سکتا ہو۔ اور دفتری کام کی واقفیت رکھتا ہو۔

خواہشمند مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ماہوار الاؤنس کے متعلق انٹرویو پر فیصلہ ہوگا۔

(ناظر امور خارجہ)

اعلان دار القضاء

سید عبد الغفور صاحب کار پولی چٹاگانگ (مشرقی پاکستان) نے میاں جمال الدین صاحب ولد سیٹھ محمد الدین صاحب بازار نلوا ڑاں راولپنڈی شہر سے مبلغ گیارہ صد روپے دلانے کی درخواست دی ہے۔ میاں جمال الدین صاحب موصوف سے معمولی طریق سے جواب نہیں لیا جا سکا اسلئے بذریعہ اخبار ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مکمل جواب تحریری دس یوم کے اندر بھجوا دیں۔ نقل درخواست سید عبد الغفور صاحب ان کو بھیجی جا چکی ہے ورنہ درخواست دہندہ کا مطالبہ درست سمجھ کر فیصلہ کر دیا جائیگا

ناظم دار القضاء سلسلہ عالیہ احمدیہ
ربوہ پاکستان

ایک پنتھ دو کاج (۲)

ہمارے ملک میں ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں۔ جو خود لکھنا پڑھنا نہیں جانتے۔ ان کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبروں کے حاصل کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے نام روزنامہ الفضل یا خطبہ نمبر جاری کروائیں۔ اور اسے دوسروں سے سن کر سلسلہ کے بارہ میں اپنی معلومات کو تازہ کریں۔ اس طرح ایک طرف تو خود ان کی معلومات میں اضافہ ہوگا۔ اور دوسری طرف جو شخص انہیں اخبار سنائے گا۔ اسے بھی سلسلہ عالیہ کے بارہ میں واقفیت حاصل ہوتی رہے گی۔ گویا ان کا یہ قدم ایک پنتھ دو کاج پر مبنی ہوگا۔

(مینیجر الفضل)

روزہ —— طبّی نقطۂ نظر سے

(از مکرم ملک نذیر احمد صاحب ریاض لیکچرار جامعۃ المبشرین ربوہ)

روزہ انسان کی روحانی قوتوں کو بیدار کرنے۔ ضبط نفس کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے۔ حیوانی جذبات پر قابو پانے اور مختلف امراض کو دور کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ "صحیفۂ فطرت" میں بیان فرمودہ شرائط کے مدنظر اگر پوری پابندی کے ساتھ ان روح پرور ایام کو بسر کیا جائے۔ تو روح میں ایک تڑپ اور جوش پیدا ہو جاتا ہے۔ اور ہماری روح غیر فانی بالیدگی سے ہمکنار ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "حقیقی روزہ دار کا اجر میں خود ہوں" (الحدیث) یہ اسلام کی کتنی بڑی عالمگیر صداقت ہے۔ کہ آج سے ساڑھے تیرہ سو سال قبل جبکہ اقوام عالم کی تمدنی اور ثقافتی تاریخ کا کسی کو علم تک نہ تھا۔ کوئی ضابطۂ اخلاق (کوڈ آف موریلٹی) قائم نہ تھا۔ دنیا جہالت کے قعر مذلت میں پڑی دم توڑ رہی تھی۔ ایسے نازک دور میں ارحم الراحمین آقا نے دنیا کی بہبودی کے لئے اپنا عظیم الشان رسول مبعوث فرما کر روزہ کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

یا ایھا الذین اٰمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ (القرآن)

یعنی اے مومنو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح تم سے پہلی اقوام کے لئے فرض کیا گیا تھا۔ تاکہ تم متقی بنو۔

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ دنیا کی مختلف اقوام میں روزہ کسی نہ کسی حیثیت سے ایک رکن عبادت کے طور پر پایا جاتا تھا۔ آج تاریخ الامم اور سوشیالوجی کے ماہرین نے پوری تحقیق و تفحّص کے بعد اس حقیقت کا اعتراف کر لیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف مصلحین اور ریفارمرز کے ذریعہ انسان کی روحانی اخلاقی اور تمدنی زندگی کو سنوارنے کے لئے جہاں دیگر احکامات دیئے۔ وہاں روزہ کو بھی ایک مستقل مذہبی حیثیت دی ہے۔ اور مقصد سب کا صرف ایک ہی تھا۔ کہ انسان اپنی طبعی خواہشوں اور جذبات پر حکومت کرے اور ایسی استعداد اور قابلیت پیدا کرے۔ کہ وہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کو اپنا کر تمام روحانی اور جسمانی امراض سے نجات پا سکے۔ جیسا کہ اس آیت کریمہ میں "لعلکم تتقون" کے الفاظ اشارہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا نے بھی اس امر کو ان الفاظ میں تسلیم کیا ہے۔ کہ "کسی ایسے مذہب کا ہم نام نہیں لے سکتے۔ جس کے مذہبی نظام میں روزہ نہ تسلیم کیا گیا ہو۔ قطع نظر اس کے کہ اصول اور طریق عمل میں حالات کے اعتبار سے کچھ اختلاف ہو۔"

چنانچہ اس کے شواہد ہمیں صحائف انبیاء میں جا بجا ملتے ہیں۔ جو خود ایک مستقل موضوع ہے۔ اس فرصت میں جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے۔ میں صرف طبی نقطۂ نظر سے روزہ کی اہمیت پر روشنی ڈالوں گا۔

رمضان المبارک کے روزے جہاں بے شمار روحانی فوائد کے حامل ہیں۔ وہاں اگر طبی نقطۂ نظر سے غور کیا جائے۔ تو انسان حکیم مطلق کے اس ارشاد پر حیران رہ جاتا ہے۔ ہمارا ملک اپنی اقتصادی بدحالی کے باعث آج تک کوئی ایسا غذائی پروگرام مرتب نہیں کر سکا۔ جس کی روشنی میں غذا کی عنایت کردہ جسمانی قوتوں کو محفوظ رکھ سکے۔ بلکہ ہمیں جس وقت بھی جو غذا میسر آ جائے۔ اس سے اپنا پیٹ بھرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اور وہ لوگ جن کو خدا نے ہر قسم کی غذائی سہولتیں فراہم کرنے کی استعداد بخشی ہے۔ وہ بھی ایک مقررہ پروگرام پر پابندی کے ساتھ عمل پیرا نہ ہو سکنے کی وجہ سے موقعہ بے موقعہ مختلف و متضاد اشیاء اپنے معدہ پر نازل کرتے رہنے کے باعث ہمیشہ پیٹ کی تکالیف کا شکار رہتے ہیں۔ مجھے خود طبقہ امراء میں سے سینکڑوں ایسے اشخاص کا بطور طبی معائنہ کرنے کا موقع ملا ہے۔ جو معدہ کی مختلف خرابیوں میں مبتلا تھے۔ اور ان میں سے اکثر کی ایک ہی وجہ "تداخل" یعنی ایک وقت کا کھانا ابھی پوری طرح ہضم نہیں ہو پاتا۔ کہ دوسرا کھانا کھا لیا جاتا ہے۔ اور رفتہ رفتہ یہ بے اعتدالیاں مزمن (chronic) صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور پھر خون میں سمّیت پیدا ہو کر کئی ایک خطرناک امراض پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

ان امور کو ملحوظ رکھتے ہوئے اگر ذرا بھی غور کیا جائے۔ تو روزہ کی اہمیت اپنے تمام محاسن کے ساتھ واضح ہو جاتی ہے۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مسلمانوں میں ایک ہی طبقہ اس اہم فریضہ سے اپنے آپ کو مستثنیٰ سمجھتا اور بھوک پیاس برداشت کرنے کی سکت نہیں پاتا۔

معدہ کی خرابی کی بعض ایسے لوگ بھی شکایت کرتے ہیں۔ جو دوران طعام میں بہت زیادہ پانی پینے کے عادی ہوتے ہیں۔ جس سے ان کا فعل ہضم عمدگی سے انجام نہیں پاتا۔ ان کو طبّی طور پر ہمیشہ بہت کم پانی پینے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ بلکہ عموماً غذا کے دو گھنٹے کے بعد پانی پینے کی تلقین کی جاتی ہے۔ وہ اگر خدا تعالیٰ کی اس نعمت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور باقاعدہ روزہ رکھیں۔ تو ان پر یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی۔ کہ ذرا سی قربانی اور قوت برداشت پیدا کر لینے سے معدہ میں رطوبات کی زیادتی چند روز میں رفع ہو کر معدہ کا نظام اعتدال پر آ جائیگا۔ بھوک کھل جائے گی۔ قوت ہضم میں ترقی محسوس ہوگی۔ ریاح کی کثرت دور ہو کر جسم میں چستی اور توانائی کے آثار نمودار ہونا شروع ہو جائیں گے۔

اسی طرح بسیار خوری کا عادی اگر ذرا سوچے کہ قدرت کی قائم کردہ یہ حیرت انگیز مشینری بہترین حکیمانہ انداز میں ہمارے جسم میں قائم ہے۔ اور ہمیں علم ہوئے بغیر طبعی طور پر اپنے افعال ہضم کو انجام دے رہی ہے۔ تو کبھی اس پر اتنا بوجھ لاد کر اسکو تباہ کرنے کے درپے نہ ہو۔ چند روز یا چند ماہ تک تو یہ بے اعتدالیاں جسم برداشت کر لیتا ہے۔ لیکن بالآخر یہ بے راہ روی اس تمام نظام کو تہ و بالا کر کے مستقل طور پر اسے صاحب فراش بنا دیتی ہے۔

ایسے لوگ اگر طب کی روشنی میں روزہ کے اثرات کا بغور مطالعہ کریں۔ تو انہیں یہ رہنمائی حاصل ہوگی۔ کہ بغیر کسی دوائی کے استعمال کے صرف روزہ ہی ان کی تمام تر شکایات کا واحد اور شافی علاج ہے۔

ہمارا یہ روز مرّہ کا مشاہدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ایک وقت معدہ میں بوجھ کی وجہ سے کھانا نہ کھا سکنے کے باعث دوسرے کھانے تک فاقہ کر لیتا ہے۔ اور علاج کے طور پر اس پر پابندی اختیار کرتا ہے۔ تو بغیر کسی دوا کے طبعی طور پر اس کا معدہ دوسرے وقت پر کھانا کھانے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ اور خود بخود معدہ کی عارضی خرابی دور ہو کر بھوک اپنی پوری قوت کے ساتھ بھڑک اٹھتی ہے۔ بالکل اسی طرح روزہ دار حسب الٰہی احکام کے مطابق صرف سحری پر اکتفا کرتے ہوئے تمام دن بھوکا پیاسا رہتا ہے۔ تو رفتہ رفتہ اس کے تمام قویٰ اعتدال پر آ جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے۔ کہ حضرت انس بن مالک رضؓ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ سحری کھایا کرو۔ سحری کھانے میں برکت ہے۔

اس برکت کا ظہور روحانی اور جسمانی دو طرح پر ہوتا ہے۔ روحانی طور پر تو اس طرح کہ انسان سحری کھانے کے لئے جب رات کے آخری حصے میں اٹھتا ہے۔ تو اسے تہجد پڑھنے کی توفیق ملتی ہے۔ اور جسمانی طور پر اس طرح کہ رات کی کھائی ہوئی غذا چونکہ ہضم ہو چکتی ہے۔ اس لئے جسمانی قوتوں کو برقرار رکھنے کے لئے بدل ما یتحلل کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ اور وہ سحری کھانے سے پوری ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے۔ کہ دوسری غذا اس وقت کھانی چاہیئے جب پہلی غذا پوری طرح ہضم ہو کر جزو بدن بن جائے۔

خدا تعالیٰ کے احکام اور رسول عربی (فداہ امی و ابی) کے ارشادات کی تصدیق ہمیں آج یورپ کے ہسپتالوں میں نظر آتی ہے۔ آج کل یورپ میں بہت سی خطرناک امراض کا علاج فاقہ سے کیا جاتا ہے۔ ایسی امراض جو عموماً بسیار خوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً "ذیابیطس" ایسی موذی مرض جو کثرت سے ہمارے ملک میں پھیل رہی ہے۔ اس کا واحد باعث ہماری غذائی بے اعتدالیاں ہیں۔ یورپ کے چوٹی کے ڈاکٹر اس کا علاج فاقہ سے کرتے ہیں۔ جس سے مریض بہت جلد اچھے ہو جاتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ روزہ اور فاقہ کشی کتنی مفید اور ہماری جسمانی مشینری کو اعتدال پر لانے کا موجب ہے۔

اسی طرح وہ لوگ جو امیرانہ زندگی گذارنے کی وجہ سے غیر معمولی موٹاپا کا شکار ہو کر زندگی اور موت کی کشمکش میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ وہ چونکہ غذائی احتیاط رکھ نہیں سکتے۔ اور صرف دواؤں کے زور سے اس بوجھ کو ہلکا کرنے کی بے سود کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو مایوس العلاج تصور کر لیتے ہیں۔

کاش وہ جانیں۔ کہ "حکیم مطلق" نے روزہ جیسی نعمت عطا فرما کر ان پر کتنا عظیم الشان احسان کیا ہے۔ ایسے لوگ صرف روزہ کے ذریعہ بغیر کسی خرچ کے اس چربی کی زیادتی کو دور کر کے اپنے جسموں کو سڈول۔ خوبصورت اور مناسب بنا سکتے ہیں۔

ایسے اشخاص میں چونکہ قوت برداشت کم ہوتی ہے۔ اس لئے وہ نہ صرف فاقہ کو قویٰ کے اضمحلال کا باعث خیال کرتے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات میں سمّ قاتل بھی۔ وہ نہیں سوچتے کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے باقی احکامات ہماری دنیوی و اخروی بہتری کے لئے صادر فرمائے اور جن پر عمل پیرا ہو کر ہم اس دنیا میں ہی اس کے شیریں اثمار سے لذت یاب ہوتے ہیں۔ اسی طرح یقیناً روزہ بھی ہماری جسمانی و روحانی ترقیات کا بڑا ذریعہ ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

عید فنڈ

اس چندہ کے متعلق عام طور پر کچھ غلط فہمی پائی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی آمدنہ ہونے کے برابر ہوتی ہے۔ حالانکہ صحیح طور پر اس کے مقاصد سمجھنے سے یہی سلسلہ کا بار اٹھانے کا ایک خوش ذریعہ بن سکتی ہے یہ چندہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے جاری ہے جو اس وقت عملی طور پر اس کی شرح ہر کمانے والے کے لئے ایک روپیہ فی کس رائج ہوگئی تھی۔ اس وقت ایک روپیہ کی کچھ قیمت ہوتی تھی۔ ایک روپیہ سے من بھر اناج یا سیر بھر خریدا جا سکتا تھا اب روپیہ کی قیمت میں بہت کمی آگئی ہے۔ لیکن دوستوں کے ذہن میں ابھی اس کی پرانی شرح ایک روپیہ فی کس ہے حالانکہ آمدنیاں کئی گنا بڑھ چکی ہیں۔ لیکن اس شرح میں بھی پچھلے سالوں میں بہت ہی کم دوست ادائیگی کرتے رہے ہیں۔ زیادہ تر دوست یا تو کچھ آنے دیتے ہیں یا سرے سے کچھ بھی نہیں۔

جہاں تک خاکسار نے اس چندہ کے متعلق غور کیا ہے اس کی غرض یہ تھی کہ عید کی خوشی میں اسلام کو بھی شامل کر لیا جائے۔ کیونکہ اس زمانہ میں تمام روئے زمین پر اور کوئی ہستی اتنی محتاج نہیں جتنا دین اسلام بے کس اور محتاج ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ احمدی احباب نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کیا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انہیں اس عہد کو نبھانے کی توفیق مل رہی ہے۔ لیکن مومن کو کوئی ثواب کا موقع ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔

پس عید کی خوشی میں دوست جتنا مال خرچ کرتے ہیں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے کہ اس مال کا کم از کم نصف حصہ دین کے استحکام اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے دائمی راحت و آرام کے حصول کے لئے عید فنڈ کی شکل میں سلسلہ کو ادا کر دیا جائے اور باقی نصف اپنی اور اپنی اولاد اور اپنے عزیزوں کی عارضی خوشنودی کے لئے عید منانے پر خرچ کیا جائے اگر دوست اس بات کو سمجھ لیں تو مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جلد ابدی عید کے سامان ارزانی فرمائے گا۔

قرآن پاک میں سورہ بقرہ کے رکوع ۲۷ میں آتا ہے۔ یسئلونک ماذا ینفقون قل العفو کذالک یبین اللہ لکم الآیات لعلکم تتفکرون ٥ فی الدنیا والآخرۃ۔

ترجمہ۔ جو لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ کتنا خرچ کریں۔ کہہ دو پاکیزہ اور بہترین حصہ (یا تمام بچت) اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم غور کرو۔ اس ورلی زندگی کے بارہ میں بھی اور دوسری زندگی کے بارہ میں بھی۔

اگر "عفو" کے ایک معنی یعنی پاکیزہ اور ہرگز بیدہ مال نظر انداز بھی کر دیئے جائیں۔ اور عید فنڈ کے متعلق غور کرنے کے لئے دوسرے معنی یعنی "تمام بچت" پر ہی انحصار کیا جائے تو اس آیت کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ انتہائی کفایت شعاری سے گذارہ کرو اور جتنا زیادہ سے زیادہ مال تم بچا سکو وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ خوب سوچ بچار کر کے اندازہ لگاؤ کہ ذاتی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کم از کم کتنی رقم کی ضرورت ہوگی۔ اس سے زیادہ ان عارضی ضروریات پر خرچ نہ کرو اور باقی تمام رقم قومی ضروریات کے لئے دیدو۔ بعض لوگ اس آیت کا ایک دوسرا مفہوم بھی سمجھتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ خرچ کرنے کی کوشش کرو اور فضول خرچی کے لئے تمہاری انتہائی کوششوں کے باوجود بھی اگر کچھ بچ رہے تو وہ خدا کی راہ میں دیدو اور اگر تمہاری خرچ کرنے کی کوششیں پوری کامیابی حاصل کر لیں اور باقی کچھ نہ بچ سکے تو مجبوری ہے۔ چندہ مانگنے والوں سے معذرت کر دو کہ صاحب اپنے ہی خرچ پورے نہیں ہوتے آپ کو کیا دیں۔

ہر ذوق سلیم رکھنے والی جان سمجھ سکتی ہے کہ کونسا مفہوم درست ہے۔ کون سا مفہوم رحمٰن کی رحمت ہے اور کون سا مفہوم شیطان کا فریب۔ کس عمل سے دین و دنیا میں بھلائی ہو سکتی ہے اور کس عمل سے دونوں جہانوں کی بربادی۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں غور و فکر کے جو رستے کھولے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور سوچنا چاہیئے کہ کونسا طریق عمل اختیار کر کے ہم ایک حد تک اپنی موجودہ ضروریات بھی پوری کر سکتے ہیں (الدنیا) اور ایک بڑی حد تک ہم آئندہ کے لئے اپنی قومی زندگی کے سامان بھی مہیا کر سکتے ہیں (الآخرۃ)

پس میں تمام احباب سے گذارش کرتا ہوں کہ اسی رمضان سے صحیح طریق کار اختیار کریں۔ پوری پوری کفایت سے کام لے کر چندوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور آئندہ عید کی خوشیوں میں اسلام کو ضرور شامل کریں اور اس عید کے لئے آپ جس قدر رقم خرچ کرنے کی استطاعت رکھتے ہوں اس کا کم از کم نصف حصہ ضرور عید فنڈ میں ادا کریں۔

عہدہ داروں کو ابھی سے اپنے احباب کو عید فنڈ کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ مجھے امید ہے کہ اگر عید فنڈ کا صحیح مقصد احباب کرام کو (م) ذہن نشین کرا دیا جائے۔ تو صاحب استطاعت احباب دس بیس۔ پچاس سو روپیہ تک بخوشی ادا کر دیں گے۔ البتہ غیر مستطیع احباب سے جو کچھ وہ دیں قبول کر لیا جائے۔ تو انشاء اللہ وصولی میں بہت آسانی ہو سکتی ہے۔ مگر یاد رہے کہ یہ فنڈ مرکزی ہے۔ اس لئے اس کی رقم مرکز میں آنی چاہیئے۔ اس کا کوئی حصہ مقامی طور پر خرچ نہ کیا جائے

ناظر بیت المال۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اعانت کرنے والے احباب

ذیل میں ان احباب کی ایک فہرست درج کی جاتی ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مذکورہ خواہش کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ریویو آف ریلیجنز کی اعانت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے فجزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

۱۔ مکرم جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب — چار پرچے جاری کروائے
۲۔ مکرم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد — دس " "
۳۔ مکرم کیپٹن سید سعید احمد صاحب مری — چار " "
۴۔ مکرم محمد صالح صاحب چٹاگانگ — نو " "
۵۔ مکرم محمود احمد صاحب چٹاگانگ — چار " "
۶۔ میسرز کریم بخش اینڈ سنز کوئٹہ — تین " "
۷۔ مکرم صوبیدار میجر (ریٹائرڈ) محمد عبد الرحمٰن صاحب کوئٹہ — چار " "
۸۔ مکرم قاضی شریف الدین احمد صاحب کوئٹہ — ایک " "
۹۔ مکرم سید غلام مرتضیٰ صاحب کراچی — پانچ " "
۱۰۔ مکرم میاں اللہ بخش صاحب جوہری راولپنڈی — چار " "
۱۱۔ مکرم ڈاکٹر قریشی محمد عبد اللہ صاحب نصرت آباد اسٹیٹ — ایک " "
۱۲۔ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب مری — تین " "
۱۳۔ ایک غیر از جماعت دوست ازمری (نام نہیں دیا) — ایک " "
۱۴۔ ایک خاتون بذریعہ چوہدری غلام یسین صاحب " — ایک پرچہ جاری کروایا

مظفر الدین بی۔ اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میری چھوٹی بہن امۃ المتین سخت بیمار ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اسے صحت کاملہ اور درازی عمر عطا فرمائے آمین — سلیم احمد ولد محمد سعید

(۲) امسال میری بڑی لڑکی عزیزہ طاہرہ کرک نے میڈیکل سکینڈ پروفیشنل کا اور عزیزہ بشریٰ کرک و بشری کرک نے میٹرک کا نیز میرے بھتیجے عزیز انور یعقوب (ابن ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب) نے بھی میٹرک کا۔ اور اس کی بہن خالدہ یعقوب نے مڈل کا اور میرے بھانجے عزیز منظور الٰہی (بیلی) نے ایف۔ ایس۔ سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہوا ہے۔ ان سب کی نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دعا ہے — راقمہ بیگم ڈاکٹر عبد الغفور خاں کرک ۱۸ ریس کورس روڈ لاہور

(۳) میری بھانجی جس کی عمر قریباً پونے دو سال ہے کی دونوں آنکھیں خراب ہوگئی ہیں اس ہفتہ ایک آنکھ کا اپریشن ہوگا۔ درویشان قادیان بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ — عبد الرشید خاں احمدی محلہ امیرانوالہ خوشاب۔ سرگودھا

(۴) میرے بھائی مکرم احمد علی صاحب طالب امسال منشی فاضل کا امتحان دے رہے ہیں احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ — محمد اکرم سکنہ اور حمہ

(۵) خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہوا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین — محمد اقبال اوکاڑہ

(۶) میری بیوی کی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفایاب کرے آمین — عبد الرحمٰن الٰہی پارک۔ لاہور

(۷) بندہ اپنے مقدمہ کی وجہ سے دعاؤں کا خاص محتاج ہے۔ رمضان المبارک کے خاص ایام میں بزرگان سلسلہ و احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے — لطیف احمد فیض آباد منٹگمری

(۸) شیخ عبد الکریم صاحب۔ محمد عبد الحق صاحب مجاہد و قریشی احمد الدین صاحب اور غلام نبی صاحب قمر بیمار ہیں۔ جماعت کے بزرگوں سے دعا کی درخواست ہے۔ — محمد اسحٰق نثار قائد مجلس خدام الاحمدیہ مغلپورہ لاہور

طب و سائنس

تپ دق، بلڈ پریشر، سرطان پر غلبہ پانے کے امکانات کا جائزہ

ڈاکٹر جان کمین پریذیڈنٹ فائزر کمپنی نے اعلان کیا ہے کہ امریکہ کے ماہرین جو تپ دق مرض سرطان اور بلڈ پریشر جیسی خوفناک امراض کے دفعیہ کے لئے مؤثر ادویات کی ٹوہ میں لگے ہوئے ہیں۔ وہ اپنی کوششوں میں عنقریب کامیاب ہونے والے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ ماہرین اور ان کے رفقائے کار آہستہ آہستہ اس اسرار سے واقف ہوتے جا رہے ہیں۔ جن کے پردے میں یہ موذی امراض انسانی زندگی کو تباہ و برباد کر رہی ہیں۔

مرض سرطان کو لیجئے نیویارک کے سلون کیٹرنگ انسٹیٹیوٹ میں آٹھ ہزار کیمیاوی مرکبات اس موذی مرض کے جراثیم فنا کرنے کے لئے استعمال کئے جا چکے ہیں اور اس انسٹیٹیوٹ کے ماہرین نے اپنے سالہا سال کے تجربے کے بعد ایک نہایت امید افزا اور تسلی بخش بیان دیا ہے جس میں ڈاکٹر [illegible] اور ان کے رفقائے کار نے بتایا ہے کہ وہ ان چند کیمیاوی مرکبات کو مرض سرطان کے بیمار حیوانوں پر آزما چکے ہیں۔ اور اس آزمائش میں وہ مرض کے ازالہ میں بالکل کامیاب ہو چکے ہیں۔۔۔

. . . . . . اس سے زیادہ اچنبا کی خبر یہ ہے کہ ان کیمیاوی مرکبات کو مرض سرطان کے مریض انسانوں کے لئے بھی استعمال کیا جا رہا ہے

تھوڑا عرصہ ہوا ہے کہ ایک ڈاکٹر نے ایسے ایک کیمیاوی مرکب کو ایک آٹھ سالہ بچے کے علاج کے لئے استعمال کیا ہے جو تین سال سے لوکیمیا کی مرض میں مبتلا تھا۔ حالانکہ لوکیمیا سرطان کی وہ قسم ہے جو انسانی خون پر حملہ کر کے مریض کو بہت جلد ہلاک کر دیتی ہے۔ مگر ڈاکٹر صاحب کا یہ کہنا ہے کہ اگر اس بچے کو یہ مرض دس سال پیشتر لاحق ہو جاتی تو یہ چھ ماہ کے اندر مر جاتا ہے۔ لیکن یہ ابھی تک زندہ ہے ۔۔ گو ابھی تک اس موذی مرض کا قرار واقعی علاج معلوم نہیں ہوا ہے۔ مگر نئی ادویات کا یہ اثر تو ضرور ہے کہ اس مرض کے مریض بچوں میں سے نصف سے زائد دو سال تک زندہ رہ سکتے ہیں

علم طب کی اس ترقی کا راز ان ادویات کی ایجاد ہے جنہیں مدتوں کی تحقیق اور ریسرچ کے بعد لیبورٹریز میں تیار کیا گیا ہے ڈاکٹر لسڈنی تاربر نے جو بوسٹن شہر کے بچوں کے مرض سرطان کے ہسپتال کے انچارج ہیں ایک ایسی غیر معمولی کامیابی کی اطلاع دی جو انہیں ایلنوپٹرین کے استعمال سے ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ چند ماہرین اور ڈاکٹروں نے یہ بتلایا ہے کہ نائٹروجن مسٹرڈ کے انجکشن سرطان کی مختلف اقسام کی امراض اور خصوصاً ہاجکنز ڈسیز کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر [illegible] نے اپنے اعلان میں کہا ہے اب بلڈ پریشر کو لیجئے جو بہت سی اموات کا باعث ہے۔ مجھے یقین ہے کہ کیمیائی ریسرچ کے ذریعہ دس سال کے اندر اس مرض کا علاج دریافت ہو جائے گا۔ ہمارے پاس اب بھی چند ایسی ادویات ہیں جن کے استعمال سے چند صورتوں میں نہایت محیر العقول اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً میں نے ایک مریض کے متعلق سنا ہے جس کا بلڈ پریشر تین سالوں سے بڑی تیزی سے بڑھ رہا تھا اور جیسا کہ ان امراض میں اکثر ہوتا ہے کہ ایک سال کے اندر اس کے خون کا دباؤ نارمل سے دوگنا ہو گیا۔ اس کا ڈاکٹر اس کے علاج سے کسی قدر مایوس ہو گیا اور اس نے اس مریض کو ایک نئی دوا میتھونیم دی۔ آج اس شخص کا بلڈ پریشر نارمل سے کچھ زیادہ ہے لیکن وہ اپنا کام کاج کر رہا اور زندگی آرام سے گزار رہا ہے۔ یہ آدمی ہزاروں میں سے ہے جن کو ریسرچ کرنے والوں نے موت سے بچایا ہے اور یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ان تمام ادویات میں سے جو ہائی بلڈ پریشر کے ازالہ کے لئے ایجاد کی گئی ہیں۔ میتھونیم سب سے مفید ہے

رہیں امراض قلب یہ کوئی بعید نہیں ہے کہ ہم کوئی کیمیاوی مرکب کا پتہ لگا لیں جو شریان خون کے ناکارہ ہونے کے فعل کو جس کی وجہ سے امریکہ میں بہت سے لوگ مر جاتے ہیں یا تو روک دیں یا اس کا مکمل دفعیہ کریں۔ گذشتہ تین سالوں میں [illegible] جو کہ خون میں کچھ نہایت باریک ٹھوس ذرات کی شکل میں تبدیل ہونے سے روکتی ہیں۔ ان میں سے ایک کا نام ٹمین ہے جو شکل میں دشمن کے مشابہ ہے۔ دوسری کا نام ہیپارن ہے جو کہ مدت سے خون کو منجمد ہونے کے لئے استعمال کی جاتی رہی ہے اور پچھلے موسم گرما میں تین فرانسیسی ڈاکٹروں نے اطلاع دی ہے کہ انہوں نے ایک کیمیاوی مرکب کو جس کا نام فنیل انتھل اسٹیک ایسڈ ہے پیرس ہسپتال میں ۱۰۱ مریضوں پر استعمال کیا ہے جس سے ان کا خون چھوٹے چھوٹے ذرات میں منجمد ہونے سے رک گیا ہے۔ گو یہ روک عارضی ہے مگر اسکے اثرات سے اس کے مستقل ہونے کے امکان کا پتہ ملتا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ انٹی بائیوٹکس ادویات نے بہت سی جراثیمی امراض کو قابل علاج بنا دیا ہے۔ ان میں سے ایک جراثیمی مرض یعنی تپ دق ابھی تک امریکہ میں بہت سی اموات کا باعث بنا ہوا ہے۔ باوجود اسکے کہ ریسرچ کی بدولت ہمیں چند نہایت مؤثر اور طاقتور ادویات ملی ہیں جو اس موذی مرض میں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ سال گذشتہ میں بیس ہزار افراد امریکہ میں ٹی۔بی کے باعث ہلاک ہوئے۔ مگر نئی ادویات و طریقہ علاج کے ذریعے اس بیماری پر قابو پا لیا جائے گا۔

یہ خبر نہایت خوش کن ہے کہ ہمارے ماہرین سائنس ایسی ادویات کی ٹوہ لگانے میں مصروف ہیں۔ جو ان کی دماغی امراض کے علاج میں کارگر ثابت ہوں۔ یہ آج تک ایک ایسا عقدہ لاینحل بنا رہا ہے۔ جس کے حل کے لئے کافی کوشش نہیں کی گئی ہے۔ حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ نصف سے زیادہ مریض اکثر دماغی بیماریوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ بات دلچسپی سے سنی جائے گی کہ ایک فرانسیسی کیمسٹ نے ایک نہایت عجیب و غریب دوا جس کا نام کلورو پرومازین ہے۔ ایجاد کی ہے۔ جسے امریکہ اور دیگر ممالک کے مریضوں پر آزمایا گیا ہے۔ اس کے نتائج بہت حیرت کن ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے استعمال سے بیماری کے شدید حملوں میں بہت افاقہ ہوتا ہے۔ اور مالیخولیا کے ایسے مریضوں کی حالت جو خودکشی پر آمادہ تھے۔ بہت سدھر گئی ہے۔ اور اس سے نہایت خطرناک اور شدید قسم کی دیوانگی میں بہت تخفیف واقع ہوئی ہے۔ یہ واقعی نہایت موثر اور مفید دوا ہے۔

دوسری دوا کا نام سرپنٹینا ہے جو ایسی جڑی بوٹیوں سے تیار ہوتی ہے۔ جو ہندوستان میں پائی جاتی۔ اس کے علاوہ اور بہت سی ادویات کا ہمارے علم میں آنے کے امکان ہیں۔ کیونکہ ماہرین سائنس اور کیمسٹ ان کا کھوج لگانے میں مصروف عمل ہیں۔ امریکہ کے کیمسٹ مختلف ادویات کو اپنی لیبورٹریز میں تیار کر کے ان ڈاکٹروں اور معالجوں کو پیش کر رہے ہیں۔ جو نہایت جوانمردی اور استقلال سے امراض سے جنگ آزما ہیں۔ لوگ ایسی ادویات سے جو ایجاد ہو چکی ہیں بہت فائدہ اٹھا چکے ہیں۔

اعانت الفضل

مکرم شریف احمد صاحب پروپرائٹر ورلڈ کمپنی وکٹوریہ روڈ کراچی نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل کو بھجوائے ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ان کی طرف سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر سال بھر کے لئے جاری کر دیا جائے۔ ان کی خواہش پر خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔

نیز ان کی درخواست ہے۔ کہ احباب جماعت اور درویش حضرات ان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان کی کوتاہیاں معاف کرے۔ اور وہ ایک نمونہ کا مسلمان بن سکیں۔ آمین ثم آمین۔

مینجر الفضل

ولادت

مکرمی ماسٹر ضیاء اللہ سلیم آف کوہاٹ کو اللہ تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

(خالد لطیف کراچی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

تقسیم کشمیر کی تجویز غیر اخلاقی اور غیر آئینی ہے

ہندوستان کشمیر کی مسلم اکثریت کو اقلیت میں بدلنے کے منصوبے بنا رہا ہے

ڈھاکہ ۲ مئی۔ وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل بیان ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ حکومت پاکستان مشرقی پاکستان میں غذائی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے صوبائی حکومت کو امداد اور قرضہ کی صورت میں ساڑھے تیرہ کروڑ روپے کی رقم دے رہی ہے۔

مسٹر محمد علی نے بتایا کہ مشرقی پاکستان میں جو لوگ بالکل نادار ہیں۔ انہیں مفت اور جن کی آمدنی بہت کم ہے۔ انہیں سستے داموں چاول مہیا کرنے کے لئے مرکز نے دو کروڑ روپے کی رقم مخصوص کی ہے۔ یہ رقم پانچ کروڑ ۵۰ لاکھ روپے کی اس رقم کے علاوہ ہے۔ جو رعائتی نرخوں پر چاول مہیا کرنے کے لئے دی گئی ہے۔

ساڑھے تیرہ کروڑ کی مذکرہ رقم کے علاوہ صوبائی حکومت کے لئے ساڑھے سات کروڑ روپے کی مزید مالی گنجائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے تاکہ وہ مغربی پاکستان سے چاول خرید سکے۔

وزیر اعظم نے کہا کہ غذائی صورت حال کے تمام پہلوؤں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے موثر اقدامات کئے گئے ہیں۔ صوبائی حکومت بھی موثر اور فوری اقدامات کی ضرورت سے پوری طرح آگاہ ہے۔ تاکہ آبادی کے تمام طبقوں کو معقول نرخوں پر غلہ مہیا کیا جا سکے آپ نے یقین دلایا کہ مرکزی حکومت صوبہ کی غذائی صورت حال پر برابر نظر رکھے گی اور صوبائی حکومت کو اپنا غذائی مسئلہ حل کرنے میں مرکز کی پوری امداد اور توجہ حاصل رہے گی۔

۸۵ ہزار ٹن چاول

وزیر اعظم نے بتایا کہ ۸۵ ہزار ٹن چاول پہلے ہی مشرقی پاکستان پہنچ چکا ہے۔ اس مقدار میں سے ۷۰ ہزار ٹن چاول مغربی پاکستان اور ۱۵ ہزار ٹن چاول ہندوستان کا ہے اب امریکہ سے بھی چاول مشرقی پاکستان پہنچنا شروع ہو جائے گا۔ اس میں سے کچھ چاول امریکہ نے تحفتاً اور کچھ قرض کے طور پر دیا ہے۔ حکومت پاکستان نے برما سے بھی کچھ چاول خریدا ہے چاٹگام اور چالنا کی بندرگاہوں میں جتنا زیادہ سے زیادہ چاول سنبھالا جا سکتا ہے۔ اتنا چاول ان بندرگاہوں میں اترنا شروع ہو گیا ہے۔ آپ نے یقین ظاہر کیا۔ کہ اب صوبہ میں غذائی قلت نہیں رہے گی۔ آپ نے مرکزی حکومت کے ان اقدامات کا بھی جائزہ لیا جو غذائی قلت کو دور کرنے کے لئے اٹھائے گئے ہیں۔

کمشنر کے تقرر کا مشورہ

وزیر اعظم نے کہا۔ میں نے صوبائی حکومت کو غذائی صورت پر نظر رکھنے اور اس سلسلہ میں مناسب اقدامات کرنے کے لئے ایک با اختیار فوڈ کمشنر کے تقرر کا مشورہ بھی دیا ہے۔ آپ نے یقین دلایا کہ مرکز صوبہ میں غلہ کی پیداوار بڑھانے کی تمام سکیمیں منظور کر کے ان سکیموں کے لئے ضروری رقوم کا انتظام کرے گا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ غذائی قلت کو دور کرنے کا موثر ترین ذریعہ یہی ہے کہ غلہ کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

کشمیر

وزیر اعظم محمد علی نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مقبوضہ کشمیر میں بڑی تشویشناک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ لوگوں کو دبایا جا رہا ہے۔ ان کی آزادیاں کچلی جا رہی ہیں۔ رائے شماری کا نام لینے والوں کو جیلوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اور انہیں بخشی غلام محمد کی رسوائے زمانہ امن بریگیڈ کے کارکن مارتے پیٹتے ہیں۔ آپ نے کہا۔ مقبوضہ کشمیر میں حالات روز بروز بدتر ہو رہے ہیں اور اس بات کی اطلاعات موصول ہوتی ہیں۔ کہ مقبوضہ کشمیر میں مسلم اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔

آپ نے کشمیر کی تقسیم کے متعلق پنڈت نہرو کی تجویز کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس تجویز کو اخلاقی طور پر غلط اور آئینی لحاظ سے غیر قانونی قرار دیا اور کہا کہ کشمیری عوام کو اقوام متحدہ کی نگرانی میں آزادانہ اور غیر جانبدارانہ رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا موقعہ ضرور ملنا چاہیئے۔ آپ نے کہا یہ ان کا پیدائشی حق ہے اور فریقین ہندوستان پاکستان اور اقوام متحدہ اس کے اخلاقی طور پر پابند ہیں۔ انہیں اس بین الاقوامی وعدہ کا احترام کرنا چاہیئے۔

پاک روس تجارتی معاہدہ کی بات چیت مئی کے آخر میں شروع ہوگی

پاکستان ہنگری اور چیکوسلاوکیہ سے بھی تجارتی معاہدے کرے گا

کراچی ۲ مئی۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ پاکستان اور روس میں تجارتی معاہدہ کی بات چیت اس ماہ کے آخر میں شروع ہوگی۔ اس مقصد کے لئے روس کا ایک وفد قریباً تین ہفتہ تک پاکستان پہنچ رہا ہے۔ لیکن روسی وفد کی آمد کی ابھی کوئی حتمی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔

اس بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت کے فرائض وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر ایس۔ ایم یوسف سرانجام دیں گے۔ مسٹر یوسف مئی کے آخری دو ہفتوں میں وزیر اعظم محمد علی کے ہمراہ چین میں رہیں گے۔ دریں اثنا وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر کرامت اللہ روسیوں سے ابتدائی بات چیت کریں گے۔ پیکنگ سے واپسی کے فوراً بعد مسٹر یوسف روس سے تجارتی معاہدہ کے متعلق مفصل بات چیت شروع کر دیں گے۔

پاکستان اپنی قابل برآمد اشیا کی فہرست پہلے ہی ماسکو بھیج چکا ہے۔ تجارتی ذرائع کی اطلاعات کے مطابق پاکستان روس کو ایسی چیزیں بھیجنے پر ترجیح دے گا جو معقول تعداد میں دوسرے ملکوں کو نہیں بھیجی جاتیں۔ اس سلسلہ میں معدنی نمک کا نام لیا جا سکتا ہے۔

اس سلسلہ میں ایک سرکاری ترجمان سے استفسار کیا گیا کہ پاکستان روس سے کونسی اشیاء حاصل کرنا پسند کرے گا۔ اس پر ترجمان نے کہا ابھی روسی اشیاء کی فہرست موصول نہیں ہوئی ہم یہ فہرست موصول ہونے کے بعد ہی کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ روس سے مال کے بدلے مال کی بنیاد پر مال حاصل کرنے کی کوئی تجویز زیر غور نہیں اور روس سے جو اشیاء حاصل کی جائیں گی ان کی قیمت سٹرلنگ میں ادا کی جائے گی۔

پاکستان کے وفد میں وزارت خارجہ اور وزارت خزانہ کے ایک ایک نمائندہ کے علاوہ تجارت اور صنعت کے محکموں کے افسر بھی شامل ہوں گے۔

روسی وفد کے علاوہ ہنگری کا ایک تجارتی وفد بھی اسی ماہ پاکستان آرہا ہے اور چیکوسلاوکیہ کا ایک تجارتی وفد جون میں کراچی پہنچے گا توقع ہے وزارت تجارت کے ایک جائنٹ سیکرٹری مسٹر عثمان علی پہلے ہی یورپ جا چکے ہیں۔ وہ آئندہ دو ماہ (دو)

(دو) میں مغربی جرمنی اور بعض اور یورپی ممالک سے تجارتی معاہدات کی بات چیت کریں گے۔

درخواست دعا

خاکسار کی والدہ محترمہ کافی عرصہ سے بیمار ہیں احباب دعائے صحت فرمائیں۔

ارشاد احمد ۲۰ ے بلاک ارکاڑہ

روزہ طبی نقطہ نظر سے

(بقیہ صفحہ ۵)

اگر انسان "افطاری" کے اس منظر کا ذرا نفسیاتی طور پر مشاہدہ کرے کہ کس طرح روزہ دار الہی حدود کا احترام کرتے ہوئے افطاری کا سامان سامنے رکھ کر اذان کی آواز کا بیتابی سے منتظر ہوتا ہے۔ اور پھر اذان کے زندگی بخش الفاظ سنتے ہی پہلا گھونٹ جب حلق میں اتارتا ہے تو کتنی جنتوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ہر گھونٹ پر روح انسانی فرط مسرت سے جھومنے لگتی ہے۔ کیا بغیر روزہ تمام دن میں کسی وقت بھی پانی کا ایسا لطف محسوس ہوتا ہے۔

افطاری کے وقت جب خدا تعالیٰ کی طرف سے پینے کا اذن عام ملتا ہے تو اس وقت ان نعمتوں کا حقیقی احساس اور ان کی قدر و منزلت ہمارے دل کی گہرائیوں میں جاگزیں ہو جاتی ہے جن پر ہم عام حالات میں توجہ بھی نہیں دے سکتے۔

پس روزہ طبی نقطہ نظر سے ہمارے لئے بے شمار جسمانی فوائد رکھتا ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم اس خدائی حکم پر عمل پیرا ہو کر بہترین فوائد سے مالا مال ہوں۔